مولانا سعید احمد جلال پوری اور مولانا عبدالغفور ندیم کی شہادت

محمد عابد مسعود

گزشتہ سال کا کوئی مہینہ تھا۔ عصر کی نماز کے بعد میرے فون کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اُٹھایا تو آواز آئی: السلام علیکم۔ سعید احمد جلال پوری دفترِ ختمِ نبوت کراچی سے! جسم وروح میں خوشی کی ایک نا قابل بیان کیفیت طاری ہوگئی۔ کہاں میں اور کہاں جامعہ اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے علمی وفکری جانشین۔ جواب دیا: جی حضرت! میں محمد عابد مسعود بول رہا ہوں۔ فرمایا میں نے آج کے ''نوائے وقت'' میں رفیق ڈوگر کے جواب میں آپ کا مضمون نما خط پڑھا۔ بھئی جی چاہا کہ اپنی خوشی کا اظہار براہ راست آپ سے کروں۔ فرمایا: کیا کرتے ہو؟ حضرت مزدوری کرتا ہوں اور فکری طور پر ختمِ نبوت کے کام سے وابستہ ہوں۔ مجلس احرارِ اسلام سے تعلق ہے۔ یہ تو کمال ہوگیا ہم تو ایک ہی خاندان کے نکلے۔ بھائی رابطہ رہنا چاہیے۔ آپ مجھے اسی نمبر پر فون کر سکتے ہیں جی بہت اچھا حضرت! یہ میرا حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری سے پہلا رابطہ تھا۔ وہ علم وفضل کی جس مسند پر فائز تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں اس کے تمام آداب اور تقاضوں سے نہ صرف آشنا فرمایا تھا بلکہ انھیں نبھانے کا بھی وافر سلیقہ عطا فرمایا تھا۔ مزاج بھائی احمد معاویہ کے بقول ایک ایکسیڈنٹ کے بعد یکسر ملائم ہوگیا تھا مجھے حضرت سے بالمشافہ ملاقات کا شرف تو حاصل نہ ہوسکا، مگر فون پر درجنوں مرتبہ اُن سے تبادلہ خیالات اور رہنمائی کا موقع میسر آیا۔ جدید دور کے تمام فتنوں پر ان کی گہری نظر تھی۔ وہ زبان اور بیان سے ان کے رد میں ہر وقت مصروفِ عمل رہتے تھے۔ انتہائی سلیس اور شستہ اسلوب تحریر انھیں عطا ہوا تھا۔ دھیمے لہجے میں مدلل بات کرنے والے وہ شاید چند گنے چنے لوگوں میں سے تھے۔ آخری مہینوں میں تو قلم بہت رواں ہوگیا تھا۔ فرماتے تھے کہ کسی خاص تیاری کے بغیر محض یادداشت کی بنیاد پر لکھ دیتا ہوں اور جو کچھ وہ صرف یادداشت کی بنیاد پر لکھ دیتے تھے۔ اُسے کسی نے دیکھنا ہو تو 'ہفت روزہ ختمِ نبوت'' کراچی کی فائلوں پر نظر ڈالے۔ گوہر شاہی فتنہ، انکارِ حدیث کا فتنہ اور جدیدیت وروشن خیالی کے نام پر اسلام میں تحریف کا فتنہ سب اُن کے حقیقت رقم قلم کی زد میں تھے۔ آخری فتنہ جس کا انھوں نے تعاقب فرمایا وہ مشہور زمانہ ''یوسف'' کذاب کے ''خلیفہ'' اور جانشین زید حامد کا فتنہ ہے۔ اُن کی تحریر اس موضوع پر نہ صرف دینی رسائل میں چھپی بلکہ روز نامہ ''اسلام'' میں اس موضوع پر ان کی طبع شدہ تحریروں میں شاید آخری

تحریر تھی۔ اسی فتنے کا تعاقب ان کی شہادت کا ذریعہ بنا۔ کراچی، خاص طور پر جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور تحفظ ختم نبوت کے کام سے وابستہ شخصیات استعماری طاقتوں کا ہدف ہیں۔ ایک لمبی فہرست ہے شہداء کی۔ صرف اس دن کراچی میں شہید ہونے والے علماء کی تعداد نصف درجن کے قریب ہے اہل سنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور ندیم بھی اس روز زخمی ہوکر چند روز بعد شہید ہوئے اور یہ دونوں بزرگ جہاں خود شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے، وہاں اپنے ایک ایک صاحبزادے کو بھی اپنے ساتھ شہادت کی مبارک مسند پر فروکش فرمایا۔ کسی نے ان بزرگوں کے ساتھ کراچی کے عوام کا والہانہ پن اور عقیدت دیکھنی ہو تو وہ ان حضرات کے جنازوں میں عوام کی شرکت کی تصاویر دیکھے۔ نام لکھوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ عراق کی طرح اہل علم وفضل سے پاکستان خصوصاً کراچی کو خالی کرنے کا عالمی منصوبہ ہے۔ ہر پڑھے لکھے اور دینی ذہن رکھنے والے متحرک آدمی کو راستے سے ہٹا دیا جائے، یہی ایجنڈا ہے، نہ جانے ہماری آنکھیں کب کھلیں گی اور کب ہم دشمن کی چالوں کو سمجھ کر یک جہتی اور اتحاد کی شکل میں انکا توڑ کرسکیں گے۔ ہم جہاں ان سطور کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے ذمہ داران خصوصاً حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ تعالیٰ، علماء اور طلباء سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں وہاں ہم خود کو بھی اس حادثہ کے موقع پر تعزیت کا مستحق سمجھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

☆☆☆

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762